رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

شانِ صحابہ کرام

رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین

خلیفہ حضور قاضی گجرات
مولانا فہیم رضوی مصطفائی گجرات

تاج الشریعہ اکیڈمی بنارس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شان صحابہ کرام

رضوان اللہ تعالی
علیہم اجمعین

از

خلیفہ حضور قاضی گجرات مولانا فہیم رضوی مصطفائی

ناشر

تاج الشریعہ اکیڈمی بنارس

نام	شان صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین
تالیف	حضرت مولانا فہیم رضوی مصطفائی گجرات
اشاعت اول	۱۴۴۴ھ۔ شوال المکرم
صفحہ	۳۷
کمپوزنگ	نعمانی گرافکس بنارس 7275913964
ناشر	تاج الشریعہ اکیڈمی بنارس

Tajushariah Academy
Alvi pura chittan pura
varansi u.p india

تاج الشریعہ اکیڈمی
علوی پورہ چھتن پورہ بنارس یوپی انڈیا

فہرست

انتساب کتاب

میں اپنی اس ادنیٰ سی کاوش و محنت کو اپنے والدین کے نام
منسوب کرتا ہوں جن کی تربیت اور دعاؤں نے مجھے اس قابل بنایا

اپنے اساتذہ اور خصوصاً مُرشد برحق فخر ازہر حضورِ تاج الشریعہ
علیہ الرحمۃ والرضوان کی کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں جنہوں نے مجھے
جینا اور دوسروں کے لیے سوچنا سکھایا

فقیر قادری محمد فہیم رضوی مصطفائی

تقریظ

جامع معقول و منقول حضرت پیر
سیّد شاہد علی نوری
رضوی جیلانی دامت برکاتہم العالیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الصلاۃ و السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الحمد اللہ احقر نے " محترم مولانا فہیم رضا صاحب " کی کتاب کا سر سری مطالعہ کیا ماشاء اللہ بہت پیاری کوشش اصلاح دین کے لئے۔ اللہ ان کی اعلی کوشش کو قبول فرمائے آمین

احقر سید شاہ شاہد علی نوری رضوی جیلانی
شکاگو جامع مسجد فیضان مصطفیٰ ماونٹ پروسپیکٹ۔ امریکہ ۲۲ رجب المرجب ۱۴۴۴ھ

تقریظ

استاذ العلماء خلیفہ حضور قائدِ ملت استاذ مکرم حضرت

مفتی قاسم رضا مصباحی دام ظلہ علینا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ الصمد والصلوۃ والسلام علی من کان
اسمہ فی الارض محمد وفی السماء احمد

اما بعد

"عزیزم مولوی فہیم رضا مصطفائی" کی کاوش و محنت یعنی رسالہ بنام شان صحابہ کرام کو تقریباً نصف تک پڑھا۔ موصوف نے الحمد اللہ حوالہ جات کی روشنی میں "شان صحابہ کرام " کو قلم بند فرمایا۔ اللہ تعالی ان کی جدو جہد کو قبول فرمائے۔ اور علم و عمل اور مسلکی درد کو مزید ترقی عطا فرمائے اور اس رسالہ کو عوام و خواص کے لئے نافع بنائے اور ہم سب کے لئے بالعموم اور موصوف کے لئے بالخصوص نجات اخروی کا ذریعہ بنائے آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد قاسم رضا مصباحی
۱۴ -رجب المرجب ۱۴۴۴ھ

تقریظ

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت ہمدرد قوم وملت
مفتی ابصار عالم مصباحی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمد اللہ وکفی وسلام علی عبادہ الدین اصطفیٰ

الحمد اللہ میں نے یہ کتاب۔ بنام شان صحابہ بغور پڑھا اس طرح کی کتابیں مسلک اہل سنت وجماعت کے حوالہ کے آئینہ دار ہیں جسمیں مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخلص جاں نثاروں کی بارگاہ میں خراج عقیدت ومحبت پیش کیا جاتا ہے جو پوری دنیا کے لوگوں کیلئے امام ورہبر اور روشنی کا منارہ ہیں۔

اس کتاب میں بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقام ومرتبہ اور ان کی شان وعظمت کو قرآن واحادیث کریمہ کی روشنی میں بیان کی گئی ہے اور جو اہل سنت وجماعت سے بغاوت کر بیٹھیں ہیں مشاجرات صحابہ کے نام پر حضرت عائشہ وحضرت امیر معاویہ ودیگر صحابہ کرام پر طعنہ زنی اور تنقیذ کا نشانہ بناتے ہیں اس بابت اہل سنت کا موقف بیان کیا گیا ہے جس سے کسی کو انکار کی گنجائش نہیں۔

عوام اہل سنت کا اہم فریضہ ہے کہ حق کی آواز گھر گھر پہنچائے۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے عقیدت ومحبت کا عملی ثبوت دیں۔

دعا ہے۔ پروردگار عالم اس کاوش کو شرف قبول فرمائے اور مولانا فہیم رضا کو صحت وتندرستی کے ساتھ مزید عمر میں برکتیں فرمائے اور دین متین کی خدمت کی توفیق فرمائے۔ آمین۔

از۔ محمد ابصار عالم قادری مصباحی خطیب وامام جامع مسجد مہودھا۔ رجب المرجب ۱۴۴۴ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی قربت و محبّت کے لیے بہترین افراد کو چنا تاکہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اخلاق و معاملات کو سکھ کر اپنے قول و فعل سے بعد والوں تک پہنچائیں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر گز ہر گز کوئی دوسرا نبی نہیں ہو سکتا اور دین اسلام نے ہمیشہ رہنا ہے اِس لیے اللہ رب العزت نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صحابہ کرام کی مقدّس جماعت کو پسند فرمایا صحابہ کرام وہ عظیم ہستیاں ہیں کہ رنج و راحت میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے سختی اور نرمی میں آپ کی خدمت کی جان و مال آپ پر فدا کیا آپ کے سامنے تلواروں اور نیزوں سے شجاعت کا اظہار کیا آپ کے دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن جانا اور آپ کی ہر پیاری ادائیں اور آپ کے ہر فرمان کو صدق و دیانت داری کے ساتھ ہم تک پہنچایا اور ہمیں سنت کے مطابق زِندگی گزارنے کا طریقہ عطا فرمایا آئیے ہم ان مقدّس ہستیوں کا مقام و مرتبہ اُن کی شانِ پاک میں بکواس کرنے والوں کا انجام اُن کے درمیان ہونے والی جنگیں اور ہونے والے اختلافات و مشاجرات کا سچ قرآن و حدیث اور اقوال ائمہ سے سمجھیں۔

صحابی کی تعریف

ان اصحابی ھو من صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من المسلمین او رأہ ولو ساعۃ وھو مؤمن بہ و مات علی ذلك (۱)

(۱) الناہیہ مصنّف عبد العزیز بن احمد فرہاروی

صحابی ہر وہ مسلمان مرد و عورت ہے جس نے حالت ایمان میں نبی پاک ﷺ کی ہم نشینی (صحبت) اختیار کی ہو یا صرف آپ کی زیارت کی ہو اگرچہ یہ ہم نشینی (صحبت) یا زیارت ایک ساعت ہی کی کیوں نہ ہو اور پھر ایمان ہی پر خاتمہ ہوا ہو۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں

ومن صحب النبی او راٰہ من المسلمین فھو من اصحابہ (۲)

اور جو نبی کا ہم نشیں رہا ہو یا مسلمانوں میں سے کسی نے آپ کو دیکھا ہو تو آپ کے اصحاب میں سے ہے

امام طیبی لکھتے ہیں

محدثین کے یہاں صحابی اُس مسلمان کو کہتے ہیں جس نے حالت بیداری میں اپنی آنکھوں سے حُضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا یا آپ کی صحبت میں رہا ہو اور ایمان ہی کی حالت میں خاتمہ ہوا ہو اگرچہ اُس کے بیچ میں ارتداد بھی خلل انداز ہوا ہو (۳)

شان صحابہ کرام از قرآن

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ۔ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا۔ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (۴)

---

(۲) بخاری شریف
(۳) مرقات المفاتیح جلد ۱۱
(۴) سورہ توبہ

اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔ (۵)

مہاجر ہجرت کرنے والے کو کہتے ہیں

وہ صحابہ کرام جنہوں نے اللہ رسول کے حُکم پر اپنا سب کچھ چھوڑ کر مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی اُنہیں مہاجرین کہاجاتا ہے

اور وہ صحابہ کرام جو مدینہ شریف میں ہی تھے جنہوں نے مہاجرین کی مدد کی اُن کو انصار کہا جاتا ہے

مفسرین فرماتے ہیں سابقین مہاجرین سابقین انصار دیگر صحابہ جو اُن کی پیروی کرنے والے ہیں اور قیامت تک آنے والے ہر ایماندار جو مہاجر و انصار صحابہ کی ایمان طاعت و نیکی میں اُن کی راہ پر چلنے والے ہیں ان سب سے اللہ عز و جل راضی ہوا یعنی اللہ رب العزت کو ان کے اعمال صالحہ قبول ہیں اور یہ اللہ عز و جل سے راضی ہیں یعنی من جانب اللہ عطا ہونے والے ثواب و عطا سے خوش ہیں۔ اور رب ذوالجلال صحابہ کرام اور ان کی اتباع اور پیروی کرنے والوں سے اتنا راضی ہے کہ اس نے ان کیلئے باغات تیار کر رکھے ہیں اور وہ باغات اتنے خوبصورت ہیں کہ جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہیں اور صحابہ کرام اُن باغات اور نہروں سے لُطف اندوز ہوتے رہیں گے اور صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ملنے والے ان باغات میں تھوڑے وقت کے لیے نہیں بلکہ یہ حضرات ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ (٦)

(۵) ترجمہ کنزالایمان
(٦) تفسیر خازن

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۔ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۔ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ (۷)

بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیئے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔
ان کا صلہ ان کے رب کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔ (۸)

یہاں فرمایا گیا

جو ایمان لائے

آپ غور فرمائیں۔ کوئی بھی اس وقت تک صحابی ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ صاحبِ ایمان نہ ہو تو سمجھ میں آیا سارے کے سارے صحابہ کرام صاحبِ ایمان ہیں

پھر فرمایا گیا اچھے عمل کیے

جن کی تربیت خود آقا علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمائی ہو اور جن کے شب و روز چہرہ والضحیٰ زلف واللیل دیکھ کر گزرتے ہو جن کی نمازیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ادا ہوتی ہو بھلا اُن سے بہتر بھی کوئی اچھا عمل ہو گا، تو سمجھ میں آیا صحابہ کرام وہ مقدّس جماعت ہیں جو انبیاء و رسل کے بعد سب سے بہتر ہیں اور یہی وہ ہستیاں ہیں جن کا صلہ رب قدیر کے پاس بسنے والے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہیں اللہ اُن سے راضی ہے اور یہ اللہ سے راضی ہیں اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

(۷) سورہ البیّنہ
(۸) ترجمہ کنزالایمان

لَا يَسْتَوِىْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (۹)

تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتحِ مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں اُن سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (۱۰)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی عظمت وشان بیان فرمائی ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنے میں سبقت کی یعنی پہل کی۔

رب العزت نے ارشاد فرمایا اے محبوب کے پیارے صحابہ مکہ کی فتح سے پہلے جب کہ مسلمان تعداد کے اعتبار سے کم اور کمزور تھے، اس وقت جنہوں نے راہ خدا میں خرچ کیا اور جہاد کیا وہ شان و عظمت میں دوسروں کے برابر نہیں اور وہ فتحِ مکہ کے بعد خرچ کرنے والوں اور جہاد کرنے والوں سے درجے کے اعتبار سے بڑے ہیں اور راہ خدا میں فتح سے پہلے خرچ کرنے والوں سے بھی اور فتح کے بعد خرچ کرنے والوں سے بھی رب العالمین نے سب سے اچھی چیز یعنی جنت کا وعدہ فرمالیا ہے البتہ جنت میں ان کے درجات میں فرق ہے کہ فتحِ مکہ سے پہلے خرچ کرنے والوں کا درجہ بعد میں خرچ کرنے والوں سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے خبر دار ہے۔

(۹) سورہ حدید
(۱۰) ترجمہ کنزالایمان

اور اس آیت سے یہ بھی سمجھ میں آیا کہ مہاجر و انصار صحابہ کرام کی شان و عظمت مقام و مرتبہ دیگر صحابہ کرام سے بہت بلند ہے انہیں بلند ہستیوں میں سے افضل البشر بعد الانبیاء والمرسلین خلیفہ اوّل حضرت ابو بکر صدیق مراد و دعا مصطفیٰ خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق اعظم جامع قرآن شرم و حیاء کے پیکر خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی داماد پیمبر فاتح خیبر حیدر کرار خلیفہ چہارم مولا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہم ہیں اُن کی شان و عظمت کی گواہی خود قرآن دے رہا ہے اب ان پر بھونکنے والے خلافت کی ترتیب کو بگاڑنے والے ان کو غاصب کہنے والے دو تین صحابہ کرام کے علاوہ باقی سب جہنمی کہنے والے اپنی قبر و آخرت کی فکر کریں اور اس سے نصیحت حاصل کریں ورنہ قبر و حشر اور جہنّم کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا (۱۱)

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘ ؗ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۖ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۛ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــٴَـهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا (۱۲)

محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت اُن کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر

(۱۱) تفسیر خازن
(۱۲) سورہ فتح

اُسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے تا کہ اُن سے کافروں کے دل جلیں اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کا۔ (۱۳)

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان فرمائی کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں
پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے اَوصاف بیان فرما کر ان کی شان بیان فرمائی ،چنانچہ ارشاد فرمایا کہ،جو لوگ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں۔

تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم ہی کافروں پر سختی فرمایا کرتے تھے
ان روایات کو پڑھیں اور غور کریں کہ صحابہ کرام کا دشمنان خدا اور سول سے سختی کا کیا حال تھا

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجدِ نبوی میں نمازِ مغرب کے بعد کسی مسافر کو بھوکا پایا اپنے ساتھ کاشانہ اقدس خلافت میں لے آئے اس کے لیے کھانا منگوایا جب وہ کھانا کھانے بیٹھا کوئی بات بد مذہبی کی اس سے ظاہر ہوئی فوراً حُکم ہوا کھانا اٹھالیا جائے اور اسے بہار نکال دیا جائے سامنے سے کھانا اٹھوالیا اور اسے نکال دیا۔ (۱۴)

(۱۳) ترجمہ کنز لایمان
(۱۴) بدمذہبوں سے رشتے

ذرا سوچیے اس کے سامنے سے کھانا اٹھوا کر اس کو نکال دینا یہ انداز و تیور بتا تا ہے کہ آپ کو دشمنان خدا اور رسول کو دیکھنا بھی گنوارا نہ تھا

ایک اور روایت کہ

جب منافقوں کا سردار عبد اللہ بن اُبی مر گیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی رائے یہ تھی اس کی نہ نمازِ جنازہ پڑھی جائے اور نہ اس کی قبر پر جایا جائے، حضرت عمر فاروق کی دشمن خدا اور رسول سے اس قدر نفرت اللہ رب العزت کو اتنی پسند آئی کہ اللہ رب العالمین نے اس کی تائید میں قرآنِ مجید کی آیت نازل فرمادی۔

اسی طرح کتب سیر میں آتا ہے کہ

عبد الرحمن جو کہ بعد میں مسلمان ہوئے اور شرف صحابیت سے مشرّف ہوئے، جنگ بدر میں کفار کی طرف سے تھے دوران جنگ جبکہ گھمسان کی لڑائی چل رہی تھی اُن کی تلوار کے نیچے صدیق اکبر آگئے جو کہ آپ کے والد تھے باپ سمجھ کر آپ نے چھوڑ دیا تلوار نہیں چلائی بعد میں ایک موقع پر آپ نے اس کا تذکرہ کیا کہ آپ جنگ بدر میں میری تلوار کے نیچے آگئے تھے لیکن باپ سمجھ کر میں نے آپ کو چھوڑ دیا تھا

آپ نے تاریخی جملہ ارشاد فرمایا آپ نے فرمایا تو نے باپ سمجھ چھوڑ دیا اگر معاملہ بر عکس ہوتا اور تو میری تلوار کے نیچے آجاتا تو تجھے دشمن رسول سمجھ کر تیری گردن اُڑا دیتا

یہ تھا آپ کا جذبہ ایماں اور عشق رسول گویا کہ یہ جواب دے کر بتا دیا کہ ہر رشتے کی بنیاد صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت ہی ہونی چاہیے۔

میرے پیر و مرشد حضورِ تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں

نبی سے جو ہو بیگانہ اُسے دل سے جدا کر دے
پدر مادر برادر مال وجاں اُن پر فدا کر دے

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا
آپس میں نرم دل صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ آپس میں ایسے نرم دل اور ایک دوسرے کے ساتھ ایسے محبت و شفقت کرنے والے تھے جیسے ایک باپ اپنے بیٹے کے ساتھ کرتا ہے اور ان کی یہ ایمانی محبت اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ جب ایک صحابی رضی اللہ تعالی عنہ ایک دوسرے کو دیکھتے تو فرط محبت سے مصافحہ اور معانقہ کرتے۔ اور خوشی سے جھوم جاتے۔

اور پھر فرمایا تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے ہوئے، سجدے کرتے ہوئے اور ان کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان سے ہے۔ (یعنی ان کی عبادت کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے اثر سے ظاہر ہے)

صحابہ کرام پوری پوری رات عبادت کرکے رب کو راضی کرنے والے تھے۔

جب نماز کا وقت ہوتا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے :اے لوگو! اٹھو، جو آگ تم نے جلا رکھی ہے اسے بجھادو یعنی نماز پڑھو کیوں کہ نماز آگ کو بجھادیتی ہے (۱۵)

(۱۵) مکاشفۃ القلوب

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ دن کو خدمت خلق اور رات کو خالق کی عبادت میں گزارتے تھے۔ (۱۶)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ رات کے ابتدائی حصے میں کچھ دیر آرام کرتے پھر ساری رات عبادت میں بسر کرتے تھے۔ (۱۷)

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں فرمایا جاتا ہے کہ جب نماز کا وقت ہو جاتا تو آپ پر کپکپی طاری ہو جاتی اور چہرے کا رنگ بدل جاتا، آپ سے پوچھا گیا :اے امیر المومنین! آپ کی یہ حالت کیسے؟ ارشاد فرمایا: ”اس امانت کی ادائیگی کا وقت آ گیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انہوں نے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اسے اٹھانے سے ڈر گئے۔ (۱۸)

پھر فرمایا

یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں بھی ہے *

یعنی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو صحابہ کرام کے اوصاف بیان ہوئے یہ صرف قرآن ہی میں نہیں بلکہ تورات میں بھی ہے اور انجیل میں بھی ہے

پھر فرمایا

ان کی مثال ایسے ہے جیسے ایک کھیتی اس نے پٹھا نکالا پھر اسے طاقت دی، پھر وہ موٹی ہو گئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور ان چیزوں کی وجہ سے وہ کسانوں کو اچھی لگتی ہے

(۱۶،۱۷،۱۸) احیاء العلوم

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں :صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو کھیتی سے اس لئے تشبیہ دی کہ جیسے کھیتی پر زندگی کادار و مدار ہے اسی طرح اُن پر مسلمان کی اسلامی زندگی کادار و مدار ہے اور جیسے کھیتی کی ہمیشہ دیکھ بھال کی جاتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ ہمیشہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی دیکھ بھال فرماتا رہے گا،

پھر فرمایا

تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں۔

یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو کھیتی سے تشبیہ اس لئے دی گئی ہے تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں۔

پھر فرمایا

اللہ نے ان میں سے ایمان والوں اور اچھے کام کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے

آخر میں اُن کو مغفرت اور بخشش کی بشارت دی جارہی ہے۔

اس آیت سے یہ بات ظاہر وباہر کہ صحابہ کرام فضل و کمال والے ہیں اور صحابہ سے جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اور یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ سارے صحابہ کرام بخشے ہوئے اور جنّتی ہیں اب اگر کوئی اُن پر انگلی اٹھاتا ہے تو پھر وہ اپنی آخرت کی فکر کرے (۱۹)

قُلْ لَّآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى (۲۰)

(۱۹) تفسیرِ خازن۔ تفسیرِ مدارک۔ نور العرفان

(۲۰) سورہ الشوری

تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اس آیت میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا عظیم مقام ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا والسبقون السبقون اولئك المقربون یعنی اسلام کی طرف سبقت کرنے والے ہی سابق ہیں یہی مقرّب ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقرّب ہیں لہذا صحابہ کرام اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى کے تحت داخل ہیں

حاصل یہ ہے کہ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور اہل بیت کی محبت کے واجب ہونے پر دلالت کرتی ہے اور یہ مقصد صرف اور صرف اصحاب اہل سنت وجماعت کے مذہب پر برقرار رہ سکتا ہے جو صحابہ کرام اور اہل بیت کی محبت کے جامع ہیں (۲۱)

لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ (۲۲)

جس دن اللہ رسوانہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو اُن کا نور دوڑتا ہو گا اُن کے آگے اور اُن کے دہنے

(یعنی) اللہ بروز قیامت نبی اور صحابہ کرام کو رسوانہ کرے گا بلکہ وہ اِس شان سے آئیں گے کہ اُن کا نور اُن کے آگے اور بائیں طرف چل رہا ہو گا

(۲۱) برکات آل رسول ترجمہ الشرف المؤبد لآل محمد
(۲۲) سورہ تحریم آیت ۸

لَقَدْ تَّابَ اللّٰہُ عَلَى النَّبِیِّ وَ الْمُہٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ فِیْ سَاعَۃِ الْعُسْرَۃِ (۲۳)

ترجمہ

بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا

یہاں فرمایا گیا

:بیشک اللہ کی رحمت نبی پر متوجہ ہوئی۔}

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں اور آپ پر رحمتِ الٰہی کا رجوع یوں ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معصوم ہونے کے باوجود بکثرت توبہ واستغفار کی توفیق عطا فرمائی گئی جو آپ کی بلندئ درجات اور مسلمانوں کیلئے تعلیم کا ذریعہ تھی

پھر فرمایا گیا کہ :جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا۔}

مشکل گھڑی سے مراد غزوۂ تبوک ہے جسے غزوۂ عسرت بھی کہتے ہیں اس غزوہ میں عسرت یعنی تنگی کا یہ حال تھا کہ دس دس آدمیوں میں سواری کے لئے ایک ایک اونٹ تھا باری باری اسی پر سوار ہو لیتے تھے اور کھانے کی قلّت کا یہ حال تھا کہ ایک ایک کھجور پر کئی کئی آدمی اس طرح گزارہ کرتے تھے کہ ہر ایک نے تھوڑی تھوڑی چوس کر ایک گھونٹ پانی پی لیا۔پانی کی بھی نہایت قلت تھی، گرمی شدت کی تھی، پیاس کا غلبہ اور پانی ناپید۔اس حال میں صحابہٴ کرام رضی اللہ تعالی عَنۡہُم اپنے صدق ویقین اور ایمان واخلاص کے ساتھ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی جاں نثاری میں ثابت قدم رہے (۲۴)

(۲۳) سورہ توبہ آیت ۱۱۷

(۲۴) تفسیر خازن

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا (۲۵)

بیشک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے تو اللہ نے جانا جو اُن کے دلوں میں ہے تو ان پر اطمینان اُتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا۔

اِس میں فرمایا گیا کہ
اے پیارے حبیب! صلی اللہ علیہ وسلم بیشک اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے راضی ہوا جب وہ حدیبیہ کے مقام پر درخت کے نیچے تمہاری بیعت کر رہے تھے اور جس چیز پر بیعت کر رہے تھے اس سے متعلق ان کے دلوں میں موجود صدق، اخلاص اور وفا سب اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا۔ اس سے خیبر کی فتح مراد ہے جو کہ حدیبیہ سے واپس آنے کے چھ ماہ بعد حاصل ہوئی (۲۶)

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ صحابہ کرام کا ہر کام خلوص وللّٰہیت والا ہوتا تھا اور اُن کے قلوب پاک وصاف صاف وشفاف تھے اور اس آیت سے یہ بات ظاہر وباہر کہ صحابہ کرام حُضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے وفادار تھے

(۲۵) ترجمۂ کنز الایمان
(۲۶) تفسیرِ کبیر

أُولَٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ (۲۷)
وہی لوگ سچے ہیں

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۲۸)
وہی لوگ کامیاب ہیں۔

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۔ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ (۲۹)
یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لیے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

أُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۔ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ (۳۰)
وہ پاک ہیں ان باتوں سے جو یہ کہہ رہے ہیں ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے

یہ سب شان و عظمت صحابہ کرام کی ہے جس کی گواہی اللہ رب العالمین کا لاریب کلام قرآنِ کریم دے رہا ہے۔
اتنا واضح ہونے کے بعد بھی وہی شخص صحابہ کرام کے خلاف بک بک کرے گا جو خارجی ہو گا یا تو رافضی

---

(۲۷) سورہ حشر
(۲۸) سورہ حشر
(۲۹) سورہ انفال
(۳۰) سورہ نور

شان صحابہ بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرا متی قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم (۳۱)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے زمانے کے لوگ بہترین امت ہیں پھر دوسرے درجے پر وہ جو اُن کے بعد پھر جو اُن کے بعد۔

عن جابر بن عبد اللہ، یقول: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: «لا تمس النار مسلما رآنی أو رأی من رآنی (۳۲)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس مسلمان کو آگ ہر گز نہ چھوے گی جس نے مجھے دیکھایا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا

عن عبد اللہ بن یسیر مرفوعاً طوبیٰ لمن رآنی، و آمن بی، طوبیٰ لمن رأی من رأنی و آمن بی طوبیٰ لھم وحسن مآب (۳۳)

---

(۳۱) البخاری والترمذی
(۳۲) الترمذی
(۳۳) المستدرک شریف

حضرت عبد اللہ بن یسیر سے مرفوعا روایت ہے کہ خوش خبری اُس کے لیے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا خوش خبری ہے اس کے لیے جس نے مجھے دیکھنے والے کو دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اور اُن کے لیے اچھا ٹھکانہ ہے

وعن انس قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: «مثل اصحابی فی امتی کالملح فی الطعام لایصلح الطعام إلا بالملح (۳۴)

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت میں میرے صحابہ کی مثال یوں ہے جیسے کھانے میں نمک، اور کھانا نمک کے ساتھ ہی بہتر ہوتا ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب اللہ احب القرآن ومن احب القرآن احبنی ومن احبنی احب اصحابی وقرابته (۳۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ سے محبت کرتا ہے وہ قرآن سے محبت کرتا ہو گا اور جو قرآن سے محبت کرتا ہو گا وہ مجھ سے محبت کرتا ہو گا اور جو مجھ سے محبت کرتا ہو گا وہ میرے صحابہ اور قرابت داروں سے ضرور محبت کرتا ہو گا

من حفظنی فی اصحابی ورد علی الحوض ومن لم یحفظنی فی اصحابی لم یرد علی الحوض ولم یرانی (۳۶)

---

(۳۴) مشکاۃ المصابیح
(۳۵) شواھد الحق مصنف علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی
(۳۶) دشمنان امیر معاویہ کا علمی محاسبہ ۔ مصنف علامہ محمد علی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے آپ کو میری وجہ سے میرے صحابہ کرام کو برا بھلا کہنے سے بچائے رکھا وہ حوض کوثر پر میرے پاس آئے گا (یعنی مجھ سے ملاقات کرے گا میری زیارت کرے گا اور میں اسے جام پلاونگا) اور جس نے صحابہ کرام کو برا بھلا کہنے سے اپنے آپ کو نہ بچایا تو نہ وہ حوض کوثر پر میرے پاس آئے گا نہ میری زیارت کرے گا

عن ابی سعید الخدری قال۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیدہ لوان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما ادرک مد احدھم ولا نصیفہ (۳۷)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو اُس ذات کی قسم جِس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی ایک احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو وہ کسی صحابی کے ایک مد یا آدھے مد کے برابر نہیں ہو سکتا

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکرموا اصحابی فانھم خیارکم (۳۸)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کی تعظیم کرو کیوں کہ وہ تم میں سب سے بہتر ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم (۳۹)

---

(۳۷) الترمذی
(۳۸) نسائی شریف
(۳۹) مشکوۃ المصابیح

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں اُن میں سے جس کی بھی تم اقتداء کروگے ہدایت پاجاؤ گے

سید ہر دوسرا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ میرے کسی اُمتی کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُس کے دل میں میرے صحابہ کرام کی محبت ڈال دیتا ہے (۴۰)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو گالی نہ دو اُن کا ایک گھڑی کا قیام تمہاری تمام زندگی کی عبادت سے بہتر ہے (۴۱)

ان سب احادیث سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ صحابہ کرام بے مثل مثال ہے اگر کوئی غیر صحابی پوری زندگی عبادت و ریاضت میں گزارے پھر بھی وہ نہ اُن کے برابر ہو سکتا ہے نہ اُن کے جیسا ہو سکتا ہے

شانِ صحابہ میں زبان درازی کرنے والے اور ان سے بغض رکھنے والوں کا انجام

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنة اللہ علی شرکم (۴۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اُن لوگوں کو دیکھوں جو میرے صحابہ کو برا بھلا اور شان صحابہ میں زبان درازی کرتے ہیں تو کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو

---

(۴۰) برکات آل رسول
(۴۱) برکات آل رسول
(۴۲) مشکوۃ المصابیح

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احفظونی فی اصحابی واصھاری وانصاری فمن حفظنی فیھم حفظہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ ومن لم یحفظنی فیھم تخلی اللہ منہ ومن تخلی اللہ منہ یوشك أن یأخذہ (۴۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ سسرال اور معاونین کے بارے میں مجھے حفاظت میں رکھو توجس نے اُن میں مجھے حفاظت میں رکھا اُس کی اللہ دنیا و آخرت میں حفاظت فرمائے گا اور جس نے میری اُن کے بارے میں حفاظت نہ کی وہ اللہ کی رحمت سے دور ہو گیا اور جو اللہ کی رحمت سے دور ہوا تو قریب ہے اللہ اُس سے مواخذہ فرمائے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر اصحابی فامسکوا (۴۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو نکتہ چینی نہ کیا کرو

عن انس بن مالك ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابا واصھارا وسیأتی قوم یسبونھم و ینتقصونھم فلا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تناکحوھم (۴۵)

* حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالٰی نے مجھے پسند فرمایا میرے لیے میرے صحابہ اور سسرال پسند کیے عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو اُن کو گالی دیتے ہونگے اُن کی شان گھٹائیں گے تو تم اُن کے ساتھ مت بیٹھنا نہیں اُن کو پینے کو دینا نہیں اُن کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا اور نہیں اُن سے نکاح کا لین دین کرنا

---

(۴۳) الطبرانی
(۴۴) الشرف المؤبد
(۴۵) صواعق محرقہ

یہ حدیث سے صاف صاف ظاہر ہے کہ جو صحابہ سے بغض رکھتا ہو اُن سے نفرت کرتا ہو اُن میں عیب نکالتا ہو تو ایسے بد بخت سے دور رہنا چاہیے اور انہیں اپنے سے دور رکھنا چاہیے اور اگر کوئی صحابہ کا باغی ہو نفرت کرنے والا ہو پھر بھی اگر کوئی اُن سے اُن کی دنیاوی شہرت اور جاہ و جلال دیکھ کر اُن سے میل جول رکھے اُن کے یہاں شادی بیاہ کرے اُن کے ساتھ کھانا پینا رکھے تو پھر ایسے شخص کو اپنے برے انجام سے ڈرنا چاہیے

اور آگے پڑھیے

اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم و من ابغضھم فببغضی ابغضھم و من آذاھم فقد آذانی و من آذانی فقد آذی اللہ و من آذی اللہ یوشك أن یأخذ (۴۶)

میرے صحابہ کرام کے بارے میں اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے بعد اُنہیں اعتراض کا نشانہ نہ بنانا جِس نے اُن سے محبت رکھی اُس نے میری محبت کے سبب اُن سے محبّت رکھی اور جِس نے اُن سے دشمنی رکھی اُس نے میرے ساتھ دشمنی کے سبب اُن سے دشمنی رکھی اور جِس نے اُنہیں تکلیف پہنچائی اُس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جِس نے مجھے تکلیف دی تو گویا اُس نے اللہ کو تکلیف دی اور جِس نے اللہ کو تکلیف دی تو قریب ہے کہ اللہ اسے اپنی پکڑ میں لے لے۔

من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین

جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اُنہیں برا بھلا کہا تو اس پر اللہ تعالٰی کی تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے (۴۷)

(۴۶) الترمذی
(۴۷) برکات آل رسول

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابا فجعل لی منهم وزراء وانصارا واصهارا فمن سبهم فعليه لعنة الله والملئكة والناس أجمعين لايقبل الله منهم يوم القيامة صرفا ولا عدلا (۴۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا میرے لیے میرے صحابہ کو پسند فرمایا پھر اس میں سے میرے لیے وزیر سسرال اور مددگار بنائے لہٰذا جو اُنہیں گالی دیگا اُس پر اللہ اُس کے فرشتوں اور اِنسانوں کی لعنت اُن کی اللہ تعالیٰ قیامت میں کوئی نیکی قبول نہ فرمائے گا

روی ابوذر الغفاری عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه انه نذر قطع لسان عبید اللہ بن عمر اذا شتم المقداد بن الأسود فقال عمر لمن كلمه فی شأنه دعونی اقطع لسانه ای أتركونی افعل ذلك ولا تمنعونی منه حتى لايشتم احد من الناس بعد الی آخره (۴۹)

حضرت ابوذر غفاری حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے عبید اللہ بن عمر کی زبان کاٹنے کی نذر مانی لوگوں نے اس بارے میں اُن سے گفتگو کی اور کہا کہ معاف کر دیا جائے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے کہا مجھے چھوڑ دو اُس کی زبان کاٹنے دو یہاں تک کہ اُس کے بعد کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو گالی دینے کی جرات نہ کرے

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حُضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب اُس شخص کو ہو گا جس نے انبیاء کو گالی دی پھر اُس شخص

(۴۸) الطبرانی
(۴۹) دشمنان امیر معاویہ کا علمی محاسبہ

کو جِس نے میرے صحابہ کو گالی دی پھر اُس کو جِس نے کسی مسلمان کو گالی دی (۵۰)

حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت جائز ہے سوائے اس شخص کے کہ جس شخص نے میرے صحابہ کو گالی دی یعنی صحابہ کرام کو گالی دینے والا حُضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہے گا (۵۱)

امام بیہقی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا
خبر دار میرے پاس تم میں سے کوئی ایک دوسرے صحابی کی شکایت نہ کرے کیوں کہ مجھے یہ پسند ہے کہ جب میں تمہارے پاس آؤں تو میرے دل میں کسی کی طرف سے ملال نہ ہو (۵۲)

غور فرمائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک صحابی سے دوسرے صحابی کی شکایت سننا بھی گنوارا نہیں تو پھر وہ کب گنوارا کریں گے کہ کوئی غیر صحابی شانِ صحابہ میں بکواس کرے
حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حُضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص کا جنازہ لایا گیا کہ آپ اُس کی نماز جنازہ پڑھائیں حُضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی نماز جنازہ پڑھانے سے انکار فرمایا

---

(۵۰) برکات آل رسول
(۵۱) برکات آل رسول
(۵۲) برکات آل رسول

صحابہ کرام نے عرض یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے ہم نے آپ کو کسی کی نماز جنازہ کو ترک فرماتے ہووے نہ دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص حضرت عثمان غنی سے بغض رکھتا تھا اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سخت ناپسند فرمایا ہے (۵۳)

اللہ اُکبر

غور کریں اُن لوگوں کا کیا انجام ہو گا جو شب و روز صحابہ کی گستاخیاں اور اُن کو گالی گلوچ کرتے رہتے ہیں

ابھی بھی وقت ہے صدق دل سے توبہ کر لی جائے ورنہ اللہ کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا

علّامہ مناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جو صحابہ کرام کو انعام عطا فرمائے اگر کوئی اُن کا انکار کرے اُن میں کوئی عیب نکالے اور اُن کی شان میں بیہودہ باتیں بکے تو یہ اس کی جہالت محرومیت ناسمجھی اور ایمان کی کمی ہے کیوں کہ اگر صحابہ کرام میں کوئی عیب پایا جائے تو دین کی بنیاد ہی قائم نہیں رہے گی اس لیے کہ وہ ہم تک دین پہونچانے والے ہیں جب ناقلین ہی مجروح ہو گئے تو آیات و احادیث بھی محل طعن بن جائے گی اور اس میں لوگوں کی تباہی اور دین کی بربادی ہے کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی کا سلسلہ ختم ہو چُکا ہے اور مبلغ کی تبلیغ کے صحیح ہونے کے لیے اُس کا عادل ہونا ضروری ہے (۵۴)

---

(۵۳) ترمذی شریف
(۵۴) برکات آل رسول

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کو گالی دینے والا فاسق ہے جب کہ وہ اُسے حلال نہ جانے اور گالی دینے والا اُسے حلال جانے تو کافر ہو جائے گا اور دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے (۵۴)

علّامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ * فرماتے ہیں صحابہ کرام کو گالی دینا اُن میں کمیاں نکالنا حرام ایسا کرنے والا لعنت کا حقدار ہے۔ (۵۵)

امام مالک رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اگر کوئی کہے کہ صحابہ کرام میں سے ایک بھی گمراہی پر تھا تو اسے قتل کیا جائے اور جو گالی دے اُسے سخت سزا دی جائے

شیخ ابو علی دقّاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جسم میں تین سو ساٹھ (۳۶۰) رگیں ہیں اگر تین سو انسٹھ رگوں میں صحابہ سے محبّت ہو اور ایک رگ میں صحابہ سے یا کسی ایک صحابی سے نفرت ہو تو اُس کی روح اُسی رگ سے نکالی جاتی ہے جس رگ میں صحابہ سے یا ایک صحابی سے نفرت ہو اور جو بغض صحابہ میں مرا تو اُس کا ٹھکانہ جہنم ہے (۵۶)

یہ احادیث اور اقوال ائمہ ہمیں متوجہ کرتے ہیں کہ ہر گز صحابہ کرام یا صحابہ کرام میں سے کسی کو بھی گالی مت دینا اُن میں کوئی عیب نہ نکالنا انہیں باغی یا جہنمی مت کہنا ورنہ ذلت و رسوائی مقدر بن جائے گی

---

(۵۴) القام الحجر لمن زکی ساب ابی بکر و عمر مصنف امام جلال الدین سیوطی
(۵۵) شفاء شریف
(۵۶) ریاض الناصحین

صحابہ کرام کے درمیان ہونے والی جنگیں اور ہونے والے مشاجرات و اختلافات

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألت ربی عن اختلاف اصحابی من بعدی فاوحی الی یا محمد ان اصحابك عندی بمنزلة النجوم فی السماء بعضها اقوی من بعض ولکل نور فمن اخذ بشئ مما هم علیه من اختلافهم فهو عندی علی هدی قال عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم (۵۷)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اللہ رب العالمین سے میرے صحابہ کے اختلاف کے بارے میں پوچھا جو میرے بعد اُن میں پیدا ہو گا تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی فرمایا اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تیرے صحابہ میرے نزدیک یوں ہے جیسے آسمان میں ستارے بعض اُن میں سے دوسرے سے اقوی ہے اور ہر ایک کے لیے ایک کامل نور ہے لہٰذا جس نے اُن کے اختلاف میں سے جو کچھ قبول کر لیا تو وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے حضرت عمر کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہے تم جس کے پیچھے چل پڑو گے ہدایت پاجاؤ گے

---

(۵۷) مرقات المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح

حدیث ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مھما اوتیتم من کتاب اللہ فالعمل بہ لاعذر لاحد کم فی ترکہ فأن لم یکن فی کتاب اللہ فسنۃ منی ماضیۃ فما قال اصحابی أن اصحابی منزلۃ النجوم فی السماء فایھا اخذتم بہ اھتدیتم واختلاف اصحابی لکم رحمۃ (۵۸)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب بھی تمہیں کوئی بات قرآنِ مجید سے کہی جائے تو اس پر عمل کرو اُس پر عمل نہ کرنے کے بارے میں تم سے کسی کا کوئی عذر قبول نہ ہو گا پھر اگر کتاب اللہ میں وہ مسئلہ نہ پاؤ تو میرے فرامین میں تلاش کرو اور اگر وہاں بھی نہ پا سکو تو قول صحابی پر عمل کرو میرے صحابہ ایسے ہیں جیسے آسمان میں ستارے لہٰذا تم نے جس صحابی کی بات پر عمل کرلیا ہدایت پا جاؤ گے اور میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لیے رحمت ہے

علّامہ ابن حجر مکی ہیتمی فرماتے ہیں۔

مسلمان پر لازم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ و اہل بیت کا ادب واحترام کرے اُن سے راضی ہو اُن کے فضائل و حقوق پہچانے اور اُن کے اختلافات سے زبان کو روکے کیوں کہ اُن میں سے کسی نے بھی ایسے امر کا ارتکاب نہیں کیا ہے جسے وہ حرام سمجھتے ہو بلکہ اُن میں سے ہر ایک مجتہد ہے اُن میں سے ہر کوئی ایسا مجتہد ہے جس کے لیے ثواب ہی ہے حق تک پہنچنے والے کے لیے دس ثواب اور خطا کرنے والے کے لیے ایک ثواب ہے عتاب ملامت اور نقص اُن سب سے مرفوع ہے یہ بات اچھی طرح ذہن میں بٹھا لو ورنہ پھسل جاؤ گے اور بربادی میں کوئی کسر نہیں رہ جائے گی۔ (۵۹)

(۵۸) دشمنانِ امیر معاویہ کا علمی محاسبہ
(۵۹) برکاتِ آلِ رسول

علاّمہ یوسف بن اسماعیل نبہانی فرماتے ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کے درمیان جو لڑائیاں ہوئی اُس کا سبب یہ تھا کہ معاملات مشتبہ تھے اُن کے شدید اشتباہ کی بنا پر اُن میں اجتہادی اختلاف پیدا ہو گیا اور اُن کی تین قسمیں ہو گئیں

پہلی قسم

پر اجتہاد سے یہ ظاہر ہوا کہ حق اِس طرف ہے اور مخالف باغی ہے لٰہذا اُن پر واجب تھا کہ اُن کے عقیدے میں جو حق تھا اُس کی امداد کرتے اور باغی سے جنگ کرتے اُنہوں نے ایسا ہی کیا اور جِس شخص کا یہ حال ہو اُسے رواں نہیں کہ اُس کے عقیدے میں جو باغی ہیں اُن کے ساتھ جنگ کرنے کے موقع پر امام عادل کی امداد سے کنارہ کش ہو

دوسری قسم

تمام امور میں جو اوپر لکھے گئے اُس کے برعکس تھی

تیسری قسم

وہ تھی جن پر معاملہ مشتبہ ہو گیا اور وہ حیرت میں مبتلا ہو گئے اُن پر کسی جانب کی ترجیح واضح نہ ہوئی یعنی ان پر واضح ہی نہ ہوا کہ حق کس طرف ہے اور کون خطا اجتہادی پر ہے تو وہ دونوں فریقوں سے الگ ہو گئے اور اُن کے لیے یہ علحیدگی ہی واجب تھی کیوں کہ کسی مسلمان سے اُس وقت تک جنگ جائز نہیں جب تک کہ یہ ظاہر نہ ہو جائے کہ وہ اُس کا مستحق ہے (۶۰)

(۶۰) برکات آل رسول

علامہ سعد الدین تفتازانی نے فرمایا

اہل حق کا اتفاق ہے کہ ان تمام امور میں مولا علی شیر خدا حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے اور تحقیق یہ ہے کہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں اور تمام جنگیں اختلافات تاویل پر مبنی ہیں اُن کے سبب کوئی بھی عدالت سے خارج نہیں کیوں کہ وہ سب مجتہد ہیں (۶۱)

حاصل کلام یہ کہ وہ سب معذور وماجور ہیں اسی لیے اہل حق اور وہ حضرات جو قابل اعتماد ہیں اس بات پر متفق ہے کہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں اور اُن کی شہادت اور روایت مقبول ہے

ایک اعتراض اور اُس کا جواب

اب اگر کوئی جاہل فتنہ کا شکار شخص اعتراض کرنے کی کوشش کرے جو ہدایت کے راستے سے بھٹکا ہوا ہو اور وہ یہ کہے کہ فلاں نے فلاں کے ساتھ لڑائی کیوں کی اور فلاں نے فلاں کو قتل کیوں کیا تھا تو اس سے کہا جائے گا ہمیں اور تمہیں اس کا ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہ چیزیں ہمیں فائدہ نہیں دیگی اور نا ہی اُس کا علم حاصل کرنا ہمارے لیے کوئی ضروری ہے *اگر وہ شخص کہے کیوں؟* تو اُس سے کہا جائے گا اُس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایسے فتنے تھے جن کا سامنا صحابہ کرام نے کیا تو اُن فتنوں کے بارے میں اُن کی آراء اُن کے علم کے حوالے سے تھی اور وہ اُس کی تاویل کے بارے میں دوسروں کی بہ نسبت زیادہ علم رکھتے تھے کیوں کہ بعد والوں کی بہ نسبت وہ زیادہ ہدایت والے راستے پر تھے کیوں کہ وہ اہل جنت ہیں جن پر قرآن نازل ہوا اُنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ کے ساتھ جہاد کیا

(۶۱) برکات آل رسول

اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے اِس بات کی گواہی دی ہے کہ اللہ تعالی کی رضامندی مغفرت اور اجر عظیم اُنہیں حاصل ہو گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے بارے میں گواہی دی ہے کہ وہ بہترین زمانے سے تعلق رکھتے ہیں تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں زیادہ بہتر جانتے تھے قرآن کے سنت کے بارے میں زیادہ بہتر جانتے تھے ان حضرات سے ہی علم حاصل کیا گیا ہے اور اُن کے اقوال کے مطابق ہم زندگی بسر کرتے ہیں اُن کے بیان کیے ہوئے آداب و اخلاق کے مطابق ہی ہم آداب سیکھتے ہیں ہم انہی کی پیروی کرتے ہیں اور ہمیں حُکم بھی یہی دیا گیا ہے۔

اگر وہ شخص یوں کہے کہ ہمیں اس بات کی معرفت کیا نقصان دیگی، یعنی اگر صحابہ کرام کے درمیان کے ہونے والے اختلافات اور جنگوں کے بارے ہم جانیں اور آپس میں بحث و مباحثہ کریں تو ہمیں کیا نقصان ہو گا؟ تو اُس سے کہا جائے گا اُن حاضرات کی عقل ہماری عقل سے زیادہ تھی اور ہماری عقل اُن کی عقل کے مقابلے میں بہت چھوٹی اور ناقص ہے تو ہمارے لیے اس بات کا احتمال موجود ہے کہ جب اُن کے معملات کے بارے میں بحث کریں تو ہم حق کے راستے سے بھٹک نہ جائیں اور اُس چیز سے پیچھے نہ رہ جائیں جس کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اگر وہ شخص کہے ہمیں اُن کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے، تو اس سے کہا جائے گا ہمیں یہ حُکم دیا گیا ہے کہ ہم اُن کے لیے دعائے مغفرت کریں اُن کے لیے دعائے رحمت کریں اُن سے محبّت رکھیں اُن کی پیروی کریں قرآن و سنت اور اقوال ائمہ اِس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اُن کے درمیان جو باہمی اختلافات تھے اُن کا تذکرہ کرنے کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں اُنہوں نے آقا علیہ الصلاۃ والسلام کی زیارت کی ہے قرآنِ کریم اُن کی مغفرت بخشش اور بلندی درجات کی گواہی دے رہا ہے

اُن سب سے جنت کا وعدہ ہو چکا ہے اُن کی کامیابی اور صدق و دیانت داری کے قرآن مزدے سنا رہا ہے اب اگر وہ شخص یوں کہے کہ میری مراد یہ ہے کہ میں اس چیز کا عالم بن جاؤں جو اُن کے باہمی اختلافات تھے اور میں ایسا شخص بن جاؤں گا جو اُن کی صورت حال سے واقف ہو گا کیوں کہ میں اِس بات کو پسند کرتا ہوں میں اُن سے ناواقف نہ رہوں تو اُس سے کہا جائے گا تو فتنے کا طلبگار ہے کیوں کہ تم اُس چیز کے بارے میں بحث کرنا چاہتے ہو جو تمہیں فائدہ نہیں نقصان دیگی اُس سے کہا جائے گا تم اُس چیز کے صحیح و درست کرنے میں مشغول رہو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر لازم کی ہے ,اگر وہ شخص کہے کون سی چیز لازم کی ہے ,تو اُس سے کہا جائے گا اللہ نے پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے اُس کے شرائط و فرائض کا علم حاصل کرو اور نماز درست کرو حلال و حرام کا علم حاصل کرو کیوں کہ قیامت کے دن صحابہ کرام کی جنگوں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا لیکن اگر ایک لقمہ بھی حرام کا ہضم کر لیا ہے تو اس کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا صحابہ کرام میں جنگیں کیوں ہوئی اُس کی تحقیق نہ کرو کیوں کہ اُس کا سوال ہر گز نہ ہو گا لیکن جو تم کماتے ہو اُس کی تحقیق ضرور کر لو یہ کہاں سے کمایا کیوں کہ اس کا سوال ضرور ہو گا اُس سے یہ بھی کہو کہ تم اس بات کا علم حاصل کرو کہ داڑھی کتنی رکھنی چاہیے بال کیسے رکھنے چاہیے کھانے پینے کا سنّت طریقہ کیا ہے مصافحہ کیسے کرنا چاہیے نماز کب اور کیسے پڑھنی چاہیے کتنی رکعت فرض ہے کتنی سنّت اور سنّت تو سنّت مؤکدہ یا غیر مؤکدہ ہے کتنی رکعت نفل ہیں روزے کتنے فرض ہے اور کب اور کیسے رکھنا ہے اور اس کے مسائل اگر تجارت کرتے ہو تو اُس کے مسائل اُس سے کہا جائیگا تم پر یہ سب لازم ہے صحابہ کرام کی صورت حال جاننا تم پر لازم نہیں، اگر وہ شخص یوں کہے آپ نے جو کہا ہے وہ سب قرآن و سنت اور مسلمانوں کے علماء جو سلف صالحین سے تعلق رکھتے ہیں اُن سے ثابت کرو تو ہم نے اُس کی تفصیل اوپر ذکر کی اُسے ضرور پڑھ لیں آپ۔

پوری گفتگو کا حاصل

قرآنِ کریم کی متعدّد آیات احادیثِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم اور اقوال ائمہ کرام سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سبھی جنتی ہیں اور یہ کہ اُن کو برا بھلا کہنے والا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہم مشاجرات اور اختلافات میں سے کوئی صحابی اپنی رائے کے بارے میں گمراہی پر نہیں بلکہ اُن میں سے کسی کے قول کو ماننے والا ہدایت پر ہے اور اُن میں سے ہر ایک ہدایت کا روشن ستارہ ہے ان شواہد کے پیش نظر کوئی صاحب ایمان یہ جرات نہیں کر سکتا کہ حضرات صحابہ کرام میں سے کسی کے بارے میں گستاخی اور بے ادبی کا اظہار کر کے اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنائے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہو جائے یہ اعزازو اکرام اُنہیں بارگاہ رب العالمین اور مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوا ہے

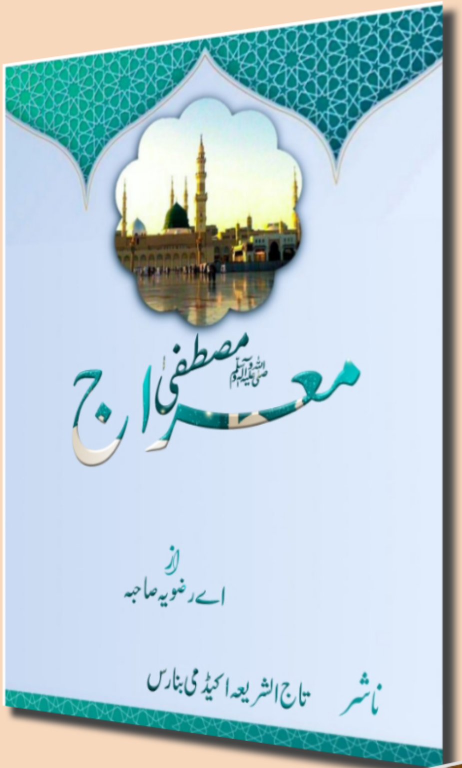
فقیر قادری کی نصیحت

اگر آپ سچے اہل بیت اور صحابہ کرام کے عاشق و محب بننا چاہتے ہو تو امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پیار کریں مسلک اہل سنت جس کی پہچان اس دور میں مسلک اعلیٰ حضرت ہے پر قائم رہیں۔ اور تعلیمات رضا پر سختی سے عمل کریں ان شاء اللہ سچّی محبّت نصیب ہو گی اور جب دنیا سے جاؤ گے سلامتی ایمان کے ساتھ جاؤ گے ان شاء اللہ۔

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حُضور
نجم ہے اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

اُنہیں جانا اُنہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا









TAJUSHARIA ACADEMY . Vsranasi u p india